بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الحجت

اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

۱۔ حجت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔

۲۔ طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔

۳۔ رسولؐ و نبی و محدّث کا فرق۔

۴۔ بغیر وجود امام مخلوق پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔

۵۔ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔

۶۔ اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہو گا۔

۷۔ معرفتِ امام اور اس کی طرف رجوع۔

۸۔ اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔

۹۔ آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔

۱۰۔ آئمہ علیہم السلام ہادیٔ خلق ہیں۔

۱۱۔ آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانۂ علم الٰہی ہیں

۱۲۔ آئمہ خلفاء اللہ ہیں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جائے۔

۱۳۔ آئمہ نور خدا ہیں۔

۱۴۔ آئمہ علیہم السلام ارکانِ ارض ہیں۔

۱۵۔ فضیلت امام اور اس کی صفات۔

۱۶۔ آئمہ علیہم السلام ولاۃ امر ہیں اور وہ محسود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

۱۷۔ آئمہ علیہم السلام وہ علاماتِ الٰہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

۱۸۔ وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ آئمہ علیہم السلام۔

۱۹۔ اللہ و رسولؐ نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔

۲۰۔ وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۲۱۔ خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۲۲۔ راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔

۲۳۔ جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پکڑا ہے آئمہ ہیں۔

۲۴۔ جن کا خدا نے اصطفا کیا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔

۲۵۔ کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اوّل جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔

۲۶/۲۷ جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۲۸۔ متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔

۲۹۔ نبیؐ اور آئمہؑ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۳۰/۳۱۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔
۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیا و اوصیا کے جو آنحضرتؐ سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور وہ پورے قرآن کے عالم ہیں۔
۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الٰہیہ ہیں۔
۳۷۔ آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
۳۸۔ آئمہ رسولؐ کے سلاح و متاع کے مالک ہیں۔
۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ
۴۱۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر کی تفسیر۔
۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ، انبیاؑ و مرسلین سے رہا ہے۔
۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔
۴۶۔ آئمہ جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مریں گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
۴۸۔ آئمہ علم ماکان و یکون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے مخفی نہیں۔
۴۹۔ خدا نے جو علم نبیؐ کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرتؐ کو حکم دیا کہ امیرالمومنین کو تعلیم دیں اور حضرت علیؑ شریک علم رسولؐ تھے۔
۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام
۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپایا جائے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
۵۲۔ امر دین کو تفویض رسولؐ اور آئمہ کو۔
۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیئے۔
۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں
۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔
۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
۵۷۔ امام کے جاننے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یامرکم ان تودو الاما نات الی اہلہا۔
۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الٰہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

۶۳- اثبات امامت اعقاب ہیں۔

۶۴- ہر امام کے متعلق نصوص۔

۶۵- نص امامت حسنؑ بن علیؑ۔

۶۶- نص بر امامت حسین بن علی۔

۶۷- نص بر امامت علی بن الحسینؑ

۶۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ

۶۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ

۷۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ

۷۱- نص بر امامت امام رضاؑ

۷۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ

۷۳- نص بر امامت امام محمد نقیؑ

۷۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ

۷۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام

۷۶- ان لوگوں کا ذکر جنھوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا

۷۷- حضرت حجت کا نام لینے کی نہی۔

۷۸- حال غیبت۔

۷۹- مسئلہ غیبت۔

۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔

۸۱- کراہیت توقیت۔

۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔

۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخیر مضر نہیں۔

۸۴- نااہل کا دعویٰ امامت۔

۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفتِ امام عبادت کی۔

۸۶- اس کا بیان جو بے معرفتِ امام مرگیا۔

۸۷- حق اہلبیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا

۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔

۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔

۹۰- حالات آئمہ علیہم السلام

۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔

۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت

۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔

۹۴- تسلیم اور فضیلت مسلمین

۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معالم دین میں ان کی طرف رجوع کریں۔

۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔

۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔

۹۹- علم کی سیرابی خانۂ آلِ محمدؐ سے ہوتی ہے۔

۱۰۰- امر حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔

۱۰۱- احادیث آئمہ صعب و مستصعب ہیں۔

۱۰۲- نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔

۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔

۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔

۱۰۵- سیرتِ امامؑ۔

۱۰۶- نوادر۔

۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔

۱۰۸- روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔

۱۰۹- معرفت اولیاء آئمہ

پندرہواں باب

فضیلت امام اور اس کی صفات

(بَابُ) ۱۵

نَادِرٌ جَامِعٌ فِی فَضْلِ الْإِمَامِ وَ صِفَاتِهِ

۱۔ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الرِّضَا عليه السلام بِمَرْوٍ فَاجْتَمَعْنَا فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنَا فَأَدَارُوا أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَ ذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَمْتُهُ خَوْضَ النَّاسِ فِيهِ، فَتَبَسَّمَ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ [بْنَ مُسْلِمٍ] ! جَهِلَ الْقَوْمُ وَ خُدِعُوا عَنْ آرَائِهِمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ بَيَّنَ فِيهِ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ وَ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكَامَ وَ جَمِيعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَلًا ، فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: «مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ» ۝ وَ أَنْزَلَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمُرِهِ صلى الله عليه وآله وسلم: «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ (ال ۶/۳۸) عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً» ۝ وَ أَمْرُ الْإِمَامَةِ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَ لَمْ يَمْضِ صلى الله عليه وآله وسلم (الما ۵/۳) حَتَّى بَيَّنَ لِأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيّاً عليه السلام عَلَماً وَ إِمَاماً وَ مَا تَرَكَ [لَهُمْ] شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَهُ ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِهِ ،

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ ؟! ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلُّ قَدْراً وَ أَعْظَمُ شَأْناً وَ أَعْلَا مَكَاناً وَ أَمْنَعُ جَانِباً وَ أَبْعَدُ غَوْراً مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِآرَائِهِمْ أَوْ يُقِيمُوا إِمَاماً بِاخْتِيَارِهِمْ، إِنَّ الْإِمَامَةَ خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَا إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَ الْخُلَّةِ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَّفَهُ بِهَا وَ أَشَادَ بِهَا ذِكْرَهُ فَقَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً» ۝ (۲/۱۲۴ البقرہ) فَقَالَ الْخَلِيلُ عليه السلام سُرُوراً بِهَا : «وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي» قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «لَا [illegible] دِي الظَّالِمِينَ»

فأبطلت هذه الآية إمامة كلّ ظالم إلى يوم القيامة و صارت في الصّفوة، ثمّ [أكرمه] الله تعالى بأن جعلها في ذرّيّته أهل الصّفوة والطّهارة فقال: «ووهبنا له إسحاق ويعقوب نافلة و كلّاً جعلنا صالحين۞ و جعلناهم أئمّة يهدون بأمرنا و أوحينا إليهم فعل الخيرات و إقام الصّلاة و إيتاء الزّكاة و كانوا لنا عابدين» فلم تزل في ذرّيّته يرثها بعض عن بعض قرناً فقرناً حتّى ورّثها الله ٢١/٧٣
تعالى النّبيّ ﷺ، فقال جلّ و تعالى: «إنّ أولى النّاس بإبراهيم للّذين اتّبعوه وهذا النّبيّ والّذين آمنوا والله وليّ المؤمنين» فكانت له خاصّة فقلّدها ﷺ عليّاً عليه السلام بأمر الله تعالى على رسم ٣/٦٨
ما فرض الله، فصارت في ذرّيّته الأصفياء الّذين آتاهم الله العلم والإيمان، بقوله تعالى: «و قال الّذين أوتوا العلم والإيمان لقد لبثتم في كتاب الله إلى يوم البعث» فهي في ولد عليّ عليه السلام ٣٠/٥٦
خاصّة إلى يوم القيامة، إذ لا نبيّ بعد محمّد ﷺ فمن أين يختار هؤلاء الجهّال؟! إنّ الإمامة هي منزلة الأنبياء وإرث الأوصياء، إنّ الإمامة خلافة الله وخلافة الرّسول ﷺ ومقام أمير المؤمنين عليه السلام و ميراث الحسن و الحسين عليهما السلام.

إنّ الإمامة زمام الدّين، و نظام المسلمين، و صلاح الدّنيا و عزّ المؤمنين، إنّ الإمامة اُسّ الإسلام النّامي و فرعه السّامي، بالإمام تمام الصّلاة و الزّكاة والصّيام والحجّ و الجهاد وتوفير الفيء و الصّدقات و إمضاء الحدود والأحكام و منع الثّغور والأطراف؛ الإمام يحلّ حلال الله و يحرّم حرام الله و يقيم حدود الله ويذبّ عن دين الله و يدعو إلى سبيل ربّه بالحكمة و الموعظة الحسنة والحجّة البالغة.

الإمام كالشّمس الطّالعة المجلّلة بنورها للعالم وهي في الاُفق بحيث لا تنالها الأيدي والأبصار، الإمام البدر المنير والسّراج الزّاهر والنّور السّاطع، والنّجم الهادي في غياهب الدّجى وأجواز البلدان والقفار و لجج البحار، الإمام الماء العذب على الظّماء والدّالّ على الهدى و المنجي من الرّدى، الإمام النّار على اليفاع[5] الحارّ لمن اصطلى به والدّليل في المهالك، من فارقه فهالك.

الإمام السّحاب الماطر والغيث الهاطل و الشّمس المضيئة و السّماء الظّليلة و الأرض البسيطة والعين الغزيرة و الغدير والرّوضة، الإمام الأنيس الرّفيق والوالد الشّفيق والأخ الشّقيق و الاُمّ البرّة بالولد الصّغير و مفزع العباد في الدّاهية النّآد[7].

الإمامُ أمينُ اللهِ في خلقِهِ و حُجّتُهُ على عبادِهِ وخليفتُهُ في بلادِهِ و الدّاعي إلى اللهِ والذّابُّ
عن حُرَمِ اللهِ، الإمامُ المُطهّرُ مِنَ الذّنوبِ و المُبرّأ عن العيوبِ، المخصوصُ بالعلمِ
الموسومُ بالحِلمِ، نِظامُ الدّينِ و عِزُّ المسلمينَ و غيظُ المنافقينَ و بوارُ الكافرينَ، الإمامُ واحدُ
دهرِهِ، لايُدانيهِ أحدٌ ولايُعادلُهُ عالِمٌ ولايوجدُ منهُ بدلٌ ولالهُ مِثلٌ ولانظيرٌ، مخصوصٌ بالفضلِ
كُلِّهِ مِن غيرِ طلبٍ مِنهُ لهُ ولا اكتسابٍ؛ بل اختصاصٌ مِنَ المُفضِّلِ الوهّابِ فمن ذا الّذي يبلُغُ
معرفةَ الإمامِ أو يُمكِنُهُ اختيارُهُ، هيهاتَ هيهاتَ، ضلّتِ العقولُ و تاهتِ الحلومُ وحارتِ الألبابُ
و خسئتِ العيونُ(1) و تصاغرتِ العُظماءُ و تحيّرتِ الحُكماءُ و تقاصرتِ الحُلماءُ و
حصِرتِ الخُطباءُ وجهِلتِ الألبّاءُ و كلّتِ الشّعراءُ وعجزتِ الأُدباءُ وعييتِ البُلغاءُ عن وصفِ شأنٍ مِن
شأنِهِ أو فضيلةٍ مِن فضائلِهِ وأقرّتْ بالعجزِ والتّقصيرِ و كيفَ يوصفُ بكُلِّهِ أو يُنعتُ بكُنهِهِ أو يُفهمُ شيءٌ
مِن أمرِهِ أو يوجدُ مَن يقومُ مقامَهُ و يُغني غناهُ، لا، كيفَ و أنّى؟ و هو بحيثُ النّجمِ مِن يدِ
المُتناولينَ ووصفِ الواصفينَ فأينَ الاختيارُ مِن هذا و أينَ العقولُ عن هذا و أينَ يوجدُ مثلُ هذا؟!
أتظنّونَ أنّ ذلكَ يوجدُ في غيرِ آلِ الرّسولِ مُحمّدٍ صلّى الله عليه وآله كذبتهم واللهِ أنفسُهم و منّتهُمُ الأباطيلُ(2)
فارتقوا مُرتقًا صعبًا دحضًا تزِلُّ عنهُ إلى الحضيضِ أقدامُهم، راموا إقامةَ الإمامِ بعقولٍ حائرةٍ بائرةٍ
ناقصةٍ و آراءٍ مُضلّةٍ، فلم يزدادوا مِنهُ إلّا بُعدًا، [قاتلهُمُ اللهُ أنّى يُؤفكونَ](3) ولقد راموا صعبًا وقالوا
إفكًا و ضلّوا ضلالًا بعيدًا ووقعوا في الحيرةِ إذ تركوا الإمامَ عن بصيرةٍ «و زيّنَ لهمُ الشّيطانُ
أعمالَهم، فصدّهم عنِ السّبيلِ و كانوا مُستبصرينَ» رغبوا عن اختيارِ اللهِ و اختيارِ رسولِ اللهِ صلّى الله عليه وآله
و أهلِ بيتِهِ إلى اختيارِهم والقرآنُ يُناديهم: «وربُّكَ يخلُقُ ما يشاءُ و يختارُ ما كانَ لهُمُ الخِيرةُ
٢٨/٦٨ سُبحانَ اللهِ و تعالى عمّا يُشركونَ» و قالَ عزّ و جلّ: «و ما كانَ لِمُؤمنٍ ولا مُؤمنةٍ إذا قضى
٣٣/٣٦ اللهُ و رسولُهُ أمرًا أن يكونَ لهُمُ الخِيرةُ مِن أمرِهِم - الآية» و قالَ: «ما لكُم كيفَ تحكُمونَ۝
أم لكُم كتابٌ فيهِ تدرُسونَ إنّ لكُم فيهِ لما تخيّرونَ أم لكُم أيمانٌ علينا بالغةٌ إلى يومِ
القيامةِ إنّ لكُم لما تحكُمونَ سلهُم أيُّهم بذلكَ زعيمٌ أم لهُم شُركاءُ فليأتوا بِشُركائِهِم إن
٣٦-٤١ القة كانوا صادقينَ» و قالَ عزّ و جلّ: «أفلا يتدبّرونَ القُرآنَ أم على قلوبٍ أقفالُها»؟ أم «طبعَ اللهُ على
٤٧/٢٤ قلوبِهِم فهُم لا يفقهونَ»؟ أم «قالوا سمِعنا وهُم لا يسمعونَ إنّ شرَّ الدّوابِّ عِندَ اللهِ الصُّمُّ البُكمُ
٩/٨٧ الّذينَ لا يعقِلونَ۝ ولو علِمَ اللهُ فيهِم خيرًا لأسمعهُم ولو أسمعهُم لتولّوا وهُم مُعرِضونَ» أم «قالوا سمِعنا
٨/٢٣

وَ عَصَيْنا» بَلْ هُوَ «فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظيمِ»، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيارِ الْإِمامِ ؟! ٢/٩٣
وَالْإِمامُ عالِمٌ لا يَجْهَلُ وَراعٍ لا يَنْكُلُ (٢) مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهارَةِ وَالنُّسُكِ وَ الزَّهادَةِ وَالْعِلْمِ
وَالْعِبادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله وَ نَسْلِ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لا مَغْمَزَ فيهِ في نَسَبٍ وَلا يُدانيهِ
ذُو حَسَبٍ في الْبَيْتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالذِّرْوَةِ مِنْ هاشِمٍ وَالْعِتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله وَالرِّضا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ،
شَرَفُ الْأَشْرافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنافٍ، نامِي الْعِلْمِ كامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمامَةِ عالِمٌ بِالسِّياسَةِ، مَفْرُوضُ
الطّاعَةِ، قائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، ناصِحٌ لِعِبادِ اللهِ، حافِظٌ لِدينِ اللهِ. إِنَّ الْأَنْبِياءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَواتُ اللهِ
عَلَيْهِمْ يُوَفِّقُهُمُ اللهُ وَيُؤْتيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَحِكَمِهِ ما لا يُؤْتيهِ غَيْرَهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمانِ
في قَوْلِهِ تَعالى: «أَفَمَنْ يَهْدي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لا يَهِدّي إِلّا أَنْ يُهْدى، فَما لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُونَ» وَ قَوْلُهُ تَبارَكَ وَ تَعالى: «وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثيراً» وَ قَوْلُهُ في /٣٥ ٢٦٩
طالُوتَ: «إِنَّ اللهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللهُ يُؤْتي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ
واسِعٌ عَليمٌ» وَ قالَ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ ما لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكانَ ٢٤٧
فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظيماً» وَ قالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ:
«أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ
آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظيماً ۝ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفى بِجَهَنَّمَ سَعيراً» وَإِنَّ الْعَبْدَ ٥٤
إِذَا اخْتارَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمُورِ عِبادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنابيعَ الْحِكْمَةِ وَأَلْهَمَهُ الْعِلْمَ
إِلْهاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوابٍ وَلا يُحَيَّرُ (١) فيهِ عَنِ الصَّوابِ، فَهُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ
أَمِنَ مِنَ الْخَطايا وَالزَّلَلِ وَالْعِثارِ، يَخُصُّهُ اللهُ بِذلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبالِغَةَ] عَلى عِبادِهِ وَشاهِدَهُ
عَلى خَلْقِهِ وَ ذلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتيهِ مَنْ يَشاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلى مِثْلِ هذا
فَيَخْتارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتارُهُمْ بِهذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا ـ وَبَيْتِ اللهِ ـ الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللهِ
وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ، وَ في كِتابِ اللهِ الْهُدى وَالشِّفاءُ، فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْواءَهُمْ،
فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَّتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقالَ جَلَّ وَ تَعالى: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ
إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّالِمينَ» وَ قالَ: «فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ» وَقالَ: «كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ وَ /٥٠ /٨
عِنْدَ الَّذينَ آمَنُوا كَذلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبّارٍ» وَ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ ٣٥
وَ سَلَّمَ تَسْليماً كَثيراً.

ا۔ عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیاہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور و فکر کو بتایا حضرت مسکرائے اور فرمایا اے عبدالعزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رائے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبیؐ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شئے کا بیان ہے اور اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی حضرت نے یہاں تک ظاہر کر دیا اپنی اُمت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشانِ ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف اُمت محتاج تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کئے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو رد کیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل و ارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل و مقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی رائیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلّت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائے گا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پا سکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوت اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب عطا کئے۔ جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وحی کی، پس عہد امامت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔ علیؑ سے بامر خدا اس رسم کی بناء پر جو اللہ نے فرض

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔
جیسا کہ فرماتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفےٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہوگیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث اوصیاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسولؐ کی جانشینی ہے اور مقام امیر المومنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔

امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قائم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلاتا ہے لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری پوری حجت ہے

امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند پر ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

امام روشن چاند ہے اور ضیاء بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگاتا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے ضلالت کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتلانے والا۔

امام چشمۂ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں)
اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جائے۔ اور مہلکوں میں صحیح راستہ بتلانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔

امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رو ڈالنے والا ابر ہے وہ آفتاب درخشاں ہے وہ سایہ فگن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ ابلنے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیق باپ ہے اور سگا بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک ماں اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریاد رس ہے مصائب و آلام میں۔

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور حلم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ وغضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل وکمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر اکتساب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت تامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہوگئی ہیں اور فہم وادراک سرگشتہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں ادراک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیر ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل چکرا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہوگئے عقول پر جہالت کا پردہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہوگئے اور صاحبان بلاغت عاجز آگئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ درآنحالیکہ امام کا مرتبہ ثریا ستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقلوں کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسولؐ کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھر ان کے قدم پستی کی طرف پھیلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کرنیوالی ناقص عقلوں سے اور گمراہ کرنے والی رائیوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بہکے جارہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افترا پردازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شرک سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کو طے فرما دیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوگیا۔ تم خود کیسا حکم لگاتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم درس لیتے ہو کیا تمہارے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسولؐ تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرماتا ہے کیا یہ لوگ آیاتِ قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سناتا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کر کے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سُنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس وطہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم وعبادت ہوتا ہے۔

دعائے رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ و معصومہ ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسولؐ سے ہوتا ہے۔

اور مرضئ الٰہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشراف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ حلم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔

وہ سیاست الٰہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امرِ خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دینِ خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الٰہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہلِ زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طالوت کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طالوت کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ہے ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جاننے والا ہے

اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عترت و ذریت کے متعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملکِ عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا الہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہِ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر قادر ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خانۂ کعبہ کی، انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، درآنحالیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایتِ خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرماتا ہے ہلاکت ہو ان کے لئے ان کے اعمال اکارت گئے اور خدا نے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے خدا نے ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمدؐ اور ان کی اولاد پر۔

٢ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَ صِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأَئِمَّةِ الْهُدَىٰ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ، وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مِنْهَاجِهِ، وَ فَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ يَنَابِيعِ عِلْمِهِ، فَمَنْ عَرَفَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ، وَجَدَ طَعْمَ حَلَاوَةِ إِيمَانِهِ، وَ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ إِسْلَامِهِ؛ لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ نَصَبَ الْإِمَامَ عَلَماً لِخَلْقِهِ، وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَىٰ أَهْلِ مَوَادِّهِ وَ عَالَمِهِ،(٥) وَأَلْبَسَهُ اللهُ تَاجَ الْوَقَارِ، وَ غَشَّاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يَمُدُّ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ، وَلَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إِلَّا بِجِهَةِ أَسْبَابِهِ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ عَالِمٌ بِمَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَبِسَاتِ الدُّجَىٰ، وَ مُعَمِّيَاتِ السُّنَنِ، وَ مُشَبِّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ يَخْتَارُهُمْ لِخَلْقِهِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ، يَصْطَفِيهِمْ لِذٰلِكَ وَ يَجْتَبِيهِمْ، وَ يَرْضَىٰ بِهِمْ لِخَلْقِهِ وَ يَرْتَضِيهِمْ، كُلَّمَا مَضَىٰ مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَبَ لِخَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَاماً عَلَماً بَيِّناً، وَ هَادِياً نَيِّراً، وَ إِمَاماً قَيِّماً، وَ حُجَّةً عَالِماً؛ أَئِمَّةً مِنَ اللهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ، حُجَجُ اللهِ وَ دُعَاتُهُ وَ رُعَاتُهُ عَلَىٰ خَلْقِهِ، يَدِينُ بِهَدْيِهِمُ الْعِبَادُ، وَ تَسْتَهِلُّ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ، وَ يَنْمُو بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادُ، جَعَلَهُمُ اللهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ، وَ مَصَابِيحَ لِلظَّلَامِ، وَ مَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ، وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذٰلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللهِ عَلَىٰ مَحْتُومِهَا، فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ الْمُرْتَضَىٰ، وَ الْهَادِي الْمُنْتَجَىٰ، وَ الْقَائِمُ الْمُرْتَجَىٰ، اصْطَفَاهُ اللهُ بِذٰلِكَ، وَ اصْطَنَعَهُ عَلَىٰ عَيْنِهِ فِي الذَّرِّ حِينَ ذَرَأَهُ، وَ فِي الْبَرِيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظِلّاً قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ، مَحْبُوّاً بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ، اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ، وَ انْتَجَبَهُ لِطُهْرِهِ، بَقِيَّةً مِنْ آدَمَ عليه السلام، وَ خِيَرَةً مِنْ ذُرِّيَّةِ نُوحٍ عليه السلام، وَ مُصْطَفىً مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام، وَ سُلَالَةً مِنْ إِسْمَاعِيلَ، وَ صَفْوَةً مِنْ عِتْرَةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، لَمْ يَزَلْ مَرْعِيّاً بِعَيْنِ اللهِ، يَحْفَظُهُ وَ يَكْلَؤُهُ بِسِتْرِهِ، مَطْرُوداً عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ، مَدْفُوعاً عَنْهُ وُقُوبُ الْغَوَاسِقِ، وَ نُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ، مَصْرُوفاً عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبْرَأً مِنَ الْعَاهَاتِ، مَحْجُوباً عَنِ الْآفَاتِ، مَعْصُوماً مِنَ الزَّلَّاتِ، مَصُوناً عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفاً بِالْحِلْمِ وَ الْبِرِّ فِي يَفَاعِهِ، مَنْسُوباً إِلَى الْعَفَافِ وَ الْعِلْمِ وَ الْفَضْلِ عِنْدَ انْتِهَائِهِ، مُسْنَداً إِلَيْهِ أَمْرُ وَالِدِهِ، صَامِتاً عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلَىٰ أَنِ انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللهِ إِلَىٰ مَشِيئَتِهِ، وَ جَاءَتِ الْإِرَادَةُ مِنَ اللهِ فِيهِ إِلَىٰ مَحَبَّتِهِ، وَ بَلَغَ مُنْتَهَىٰ مُدَّةِ وَالِدِهِ

فَمَضَى وَ صَارَ أَمْرُ اللهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ قَلَّدَهُ دِينَهُ وَ جَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَ قَيِّمَهُ فِي بِلَادِهِ وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَ آتَاهُ عِلْمَهُ وَ أَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ وَ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَنْبَأَهُ فَضْلَ بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عَلَماً لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَ الْقَيِّمَ عَلَى عِبَادِهِ، رَضِيَ اللهُ بِهِ إِمَاماً لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَأَهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ (۴) وَ انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَا بِهِ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضِهِ وَ حُدُودِهِ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحَيُّرِ أَهْلِ الْجَهْلِ وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالنُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّائِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ، عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالِمِ إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا غَوِيٌّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ جَلَّ وَعَلَا.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدؐ میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تاج وقار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحیٔ الٰہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسینؑ سے انتخاب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اجتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الٰہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبولِ خدا و رسولؐ ہے اور ایسا ہادی ہے جو محلِ اسرارِ الٰہیہ ہے اور قائم رہنے والی امیدگاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالمِ ذر میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو طہارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولادِ آدم اور ذریت نوحؑ سے ہے اور آلِ ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آلِ اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمدؐ کا جگر پارہ ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر فاسق کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بری رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اوّل عمر سے حلم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الٰہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امرِ الٰہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصل کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امرِ عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہلِ علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہلِ دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امرِ عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا۔ پس امام نے عدل سے اس وقت کام لیا۔ جب صاحبانِ جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑالو لوگ حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی امدیہ بیان امراضِ قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نہج پر تھی اور جو طریقہ ان کے آبار طاہرین و صادقین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرأت کرنے والا۔